

کفو کا بیان

کفو کا 2 معنی ہیں۔ پہلے معنی یہ ہے کہ کفو کے قول کی وجہ سے عورتوں کی شادی نہ کرانے اور لہذا اور شادی نہ کرانے مگر کفو سے۔ کفو کا 2م جم ہے برابر ہونا مماثل ہونا

مطلب یہاں بھی دونوں خاندان کے رشتہ کے اور عادات و اطوار کے اعتدال سے

ایک جیسے ہو اس کو ایک دو کرے کو کفو کہتے ہیں۔ لہذا یہ اسکی ضرورت ہے نہ کہ زندگی

اچھی گذرے شریعت نے اس فطرت رعایت کی ہے البتہ نکاح 2 ہو جائے گا کفو کے معنی

اولیاء کو اعتبار دینا کہ کفو یہ تھا جس سے رشتہ کر سکتا ہے حاجی جو غنا میں مل سکتا ہے۔

اصول 1۔ مرد عورت کے ہم برابر ہو نہ زیادہ اہم ہے۔ لیکن عورت مرد سے نیچے درج کی ہوتی ہے

عورت نہ عثر کفو سے ایسا نکاح 2 کیا تو اولیاء کے لئے جائز ہے کہ دونوں کے درمیان توفیق کر دے کی بات نہیں ہے

کفو کا اعتبار نسب میں کیا جائے گا وجہ حسب نسب کے اعلیٰ ادنیٰ ہو ختم غنیمت کرتے ہیں۔

تو باتوں میں برابر ہو گا اعتبار یہ 1 نسب 2 اسلام 3 آزادگی میں 4 دیانت میں 5 مال میں

خود مسلمان ہو اور باپ مسلمان ہو تو وہ مسلمان نہیں ہو دو رشتہ والے کا کفو نہیں ہے 6 رشتہ میں

ایمان ہو سو ف کے یہاں ایک پشت اعتبار باپ مسلمان ہو تو وہ مسلمان ہے

ازادگی میں کفو ہونا مسلمان ہونے میں کفو کے مثل ہے خود آزاد ہو یا اس کے باپ آزاد میں کفو نہیں ہے

دو رشتہ سے زیادہ ہے تو کفو ہے۔ ~~فقیہین کے نزدیک~~ دیانت میں بھی کفو کا اعتبار ہے

ابو حنیفہ اور ابو سف کے نزدیک اور امام شافعی کے یہاں کفو میں دیانت دار کا اعتبار نہیں ہے۔

مال میں کفو کا اعتبار ہے یعنی ہم اور فقیر کا ہو جو دونوں کا مالک نہیں وہ کفو نہیں ہو گا۔

ابو یوسف کے یہاں صرف نفقہ پر قدرت کا اعتبار ہے ابو حنیفہ اور شافعی کے یہاں صرف نفقہ اور قدرت کا کفو لگتا ہے

پیسے میں کفو کا اعتبار ہے ابو یوسف اور شافعی کے نزدیک۔ ابو حنیفہ کی اور اپنی ہی ایک میں پیسے

کا اعتبار دوسرے میں نہیں ہے۔ ابو یوسف کے یہاں ایک روایت میں پیسے کا اعتبار نہیں ہے۔

رضاع کے معنی میں دودھ پلانا دھانی مسالہ کے اندر دودھ ملا کر دیا جائے تو رضاعت ثابت ہوتی ہے۔

۲

امام ابو حنیفہ رحمہ کے نزدیک نحر اور ابا ذبیرہ دودھ پینے سے حرمت ثابت ہوگی

اور رضاعت کی مدت دھانی سال ہے۔ اہل دو سال ہے جو ماہ زیادہ ہے۔

۳

شوافع کے نزدیک باج گھونٹ سے حرمت ثابت ہوگی اور رضاعت کی مدت دو سال

ہے اور یہی قول صحابین کا ہے۔ دہلی ۱۰ جلد و خصالہ ثلاثون شہرا۔

۴

امام زعفران کے نزدیک بیسی سال رضاعت کی مدت ہے دلائل میں حالت سے اور عادت سے لگایا۔

۵

دوسری روایت کے مطابق ابو حنیفہ رحمہ کے نزدیک رضاعت اور حمل دونوں کے حصہ ۳۰ مہینہ میں دلیل

دو فرضوں کی مہلت ایک سال ہو تو دونوں کے لئے ایک ایک سال کی مدت ہو جائیگی۔

○

مدت رضاعت ختم ہونے کے بعد دودھ پلانا سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی ہے۔

○

دو سال کے مدت کے بعد دودھ پلانا جائز ہے کوئی مباح نہیں ہے۔

○

جو کوئی نسب سے حرام ہوئے ہیں وہی رضاعت سے حرام ہوتے ہیں لیکن کچھ کوئی رضاعت

سے دور کی رشتہ دار ہو جائے ہیں اور وہ حرام نہیں ہوتے ہیں۔ رضاعتی بھئی کی ماں جائز ہے نفسی کی نہیں

اور پینے کی رضاعتی بہن سے نکاح جائز ہے۔ جس شوم سے دودھ اترتا ہے حرمت میں اس کا اعتبار ہے

رضاعت کھانی پینے سے دور پھوٹھی سے نکاح جائز نہیں۔

۶

یانی میں اگر دودھ غالب ہے تو حرمت متعلق ہوگی ورنہ نہیں امام ابو حنیفہ کے نزدیک

۷

مخلاف امام شافعی کی فتویٰ میں باج گھونٹ سے حرمت ثابت ہوتی ہے اور اس میں موجود ہے

۸

انگو امام ابو حنیفہ رحمہ جواب دیتے ہیں کہ دودھ مغلوب ہے حکم اعتبار سے جو دور نہیں نشان دیتے ہیں

کسی نہ قسم کھائی دودھ نہیں پونز کا اور چائے پی لی جس میں بانی غالب تھا تو وہ حائزہ قسم خورد والا

نہی ہو گا یہاں بھی حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوگی۔

۹

اگر دودھ کھانے کے سوا مل جائے تو ابو حنیفہ کے نزدیک حرمت متعلق نہیں ہوگی اگر دودھ غالب ہو

۱۰

صحابین کے نزدیک حرمت متعلق ہوگی اگر دودھ غالب ہو جبکہ دودھ کو آگنے نہ چھوڑا ہو اور رضاعت

۱۱

ابو حنیفہ کی دلیل اگر دودھ سے لھو کر ختم ہو تو رضاعت ثابت ہوگی ورنہ نہیں دودھ کھانا ملا دیا تو کھانا

اس لئے کھانا سے غذا حاصل ہو رہا ہے دودھ سے نہیں تو حرمت نہیں ثابت ہوگی۔

○

دو امی دودھ ملائے سے اگر دودھ غالب ہو تو حرمت ثابت ہوگی دو غائب ہو تو حرمت نہ ہوگی

○

اگر عورت کا دودھ اور بکری کا ملا دیا جائے تو عورت کا دودھ غالب ہو جائے تب حرمت ثابت

ہوگی اور بکری کا دودھ غالب آئے تو حرمت ثابت نہ ہوگی۔

۱۲

اگر دو عورتوں کا دودھ ملا دیا تو حرمت متعلق ہوگی اکثر کے ساتھ ابو یوسف کے نزدیک

۱۳

امام زعفران اور امام محمد کے نزدیک دونوں عورتوں سے حرمت ثابت ہوگی۔ دلیل جنس

عین کے ساتھ غالب نہیں ہوتا ہے امام ابو حنیفہ رحمہ کا اس بارے میں دو روایت ہیں قسم کا باب

ایک میں ابو یوسف اور دوسری روایت میں امام محمد رحمہما کے ساتھ۔ مثلاً ہند کے دودھ پینے کا قسم کھانی

دو عورتوں کا دودھ ملا کر ایک ایک میں غالب ہو یا مغلوب عورتوں کا دودھ میں حائزہ قسم حائزہ

کتاب الرضا

۱۔ بکرہ عورت کا دودھ اترے اور اس نے کچھ کو بلا دیا تو حرمت ثابت ہوگی تربت کے مطابق ہونے کی وجہ سے

۲۔ عورت کے گھر کے کچھ بعد دودھ رنکال کر کئی بچہ کو بلانے سے حرمت ثابت ہوتی ہے ابو حنیفہ کے پاس

۳۔ یہ خلاف توافق کہ حرمت ثابت کرنے کے لئے اصل ماں ہی - مرنے سے ماں کا دودھ کا نکل باقی نہیں رہی -

۴۔ بچہ کو دودھ کا حق نہ رکھا جائے تو اس حرمت ثابت نہیں ہوگی ابو حنیفہ کے نزدیک

۵۔ امام مالک کے نزدیک حقنہ سے حرمت ثابت ہوگی دلیل حقنہ رکھنے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے

۶۔ اگر مرنے سے دودھ اترے اور اسی کو کسی بچہ کو بلا دے تو حرمت ثابت نہیں ہوگی اس کے لئے دودھ کا حق

دلیل جس سے بچہ پیدا ہوا اس کے دودھ سے حرمت ہوگی مرد سے بچہ پیدا نہیں ہوتا اس لئے حرمت نہیں ہوگی -

۷۔ اگر سو بچوں نے بکری کا دودھ پیا تو رضاعت ثابت نہ ہوگی وجہ آدمی اور جانور کے درمیان کوئی

جنسیت نہیں ہے اور اگر مرنے سے حرمت ثابت ہوئی ہے - تربت میں اموات کا لفظ ہے ماں سے حرمت

۸۔ اگر آدمی نے چھوٹی بچی اور بڑی عورت سے نرادی کی بن بٹھی نے چھوٹی کو دودھ بلا دیا تو دونوں

حرام ہو گئے شوہر ہم اس لئے کہ شوہر ماں اور رضاعتی بیٹی کو چھ کرنے والا ہو گیا اور ہم حرام ہے

چھوٹی بچی ہماری بیوی کی رضاعتی بیٹی بن گئی اور بڑی بیوی چھوٹی بچی کی رضاعتی ماں بن گئی دونوں حرام ہو گئیں

بڑی بیوی سے صحبت نہ کی ہو تو اس کے لئے ہم نہیں ہے اس لئے فرقت دفعہ سے پہلے بڑی کی جانب سے آئی ہے

چھوٹی بیوی کو آدھا ہم ملے گا اس لئے کہ فرقت چھوٹی کے جانب سے نہیں ہے - اس میں ہر اشکال حکم

چھوٹی ~~چھوٹی~~ چھوٹی نے خود سے دودھ پیا تو اس کو بھی ہم نہیں ملتا جیسے - اشکال کا جواب یہ حکم

چھوٹی اپنے عورت کو قتل کر دے تب بھی وراثت ملے گی علامت بڑی بیوی تو قتل کرنے کا وراثت نہ ملتی -

۹۔ اگر ~~بڑی~~ بڑی بیوی نے جان بوجھ کر فساد کے لئے دودھ بلایا ہے تو شوہر اس سے آدھا ہم رکھا جو اس نے

چھوٹی کو دیا تھا اس کے بدلہ میں اور اگر جان کر اپنی بلا یا تو شوہر کو وصول نہیں کرے گا -

۱۰۔ ماں مرنے کے نزدیک دونوں صورتوں میں رجوع کرے گا حرم بڑی عورت کا ۲ توڑوانے کا سبب

ہے اور سبب جان کر کے یا بھول کر یا حال میں چھان دینا یا ہے اس لئے عورت کو آدھا ہم دینا یا کرے گا

۱۱۔ حاصل یہ حکم سبب میں فساد کی علامت ہو تو ضمان لازم ہو گا اور فساد کی علامت نہ ہو تو

تو ضمان لازم نہ ہو گا - مثلاً اپنی زمین بھٹکنا کھودا تو دیت لازم نہ ہوگی خود دیت لازم ہوگی =

۱۲۔ رضاعت کے ثبوت سے حرمت ثابت ہوگی جو حقوق العباد ہے اسکے لئے شرط یہ حکم دوم د ہو یا

ایک مرنے اور دو طور ہیں - تنہا دو عورتوں یا چار عورتوں کی گواہی قبول نہ ہوگی -

۱۳۔ امام مالک کے نزدیک ایک عورت سے رضاعت ثابت ہوگی جبکہ وہ عادل ہو اس لئے کہ حرمت

شریعت کے حقوق میں سے ہے - دلیل کہنے نے گوشت خریدا اور ایک نے بنا دیا کہ یہ جو سی کا ذبح کیا گیا

یہ تو گوشت حرام ہو گا - (امور دینیہ میں ایک عورت کی گواہی قبول کی جاتی ہے -

۱۴۔ م۔ دودھ بلانے کا معاملہ مرنے میں ہوتا ہے اور ممکن ہے کہ مرنے دیکھ سکے تو ایک عورت کی گواہی

۱۵۔ اصول ۱۰۔ امور دینیہ کی رعایت کرنے سے زوال ملک ہو تو حقوق العباد غرار دیکر دوم دون

کی گواہی کی ضرورت ہے اور غرار ملک ہو تو امور دینیہ کا اعتبار رکھ کر ایک عورت کی گواہی کافی ہے -

- باب القسم -

- ادھی کے پاس دو آزاد بیوی ہو اس دم واجب ہے کہ باری میں انصاف کرے دو فوٹا بارگاہ ہو
 یا دو فوٹا شنبہ ہو یا ایک بارگاہ ہو اور ایک شنبہ ہو حضور کا کسی ایک کے طرف مائل ہونے
 غیبت کے دن اس جاں میں آئے گا کہ اس کا ایک حق لھکا ہوگا۔
- بعضی ائمہ کی رائے ہے کہ شادی کرے تو پہلے بارگاہ کو سات دن اور شنبہ کو تین دن دے پھر سب کے
 درمیان باری قسم کرے۔ مگر انی اور نئی سب ہم ایم ہے عربیت کے مطلق ہونے کی وجہ سے۔
 دور کا اختیار تو ہر کو ہے (ایک ایک دن باری دیکھ یا دو دو دن باری دیکھ)۔
- رات گزارے میں ہم ایم ہے وطن کرنے میں نہیں اس کا مدار نفع و ضرر پر ہوتا ہے۔ آزاد کے لیے دو دن =
- آزاد بیوی کے لیے دو شہابی اور باندی کے لیے ایک شہابی اس میں اسما ہوا وارد ہے۔ باندی کے لیے ایک
- مکاتبہ مدبرہ اور ام ولدہ عورت باندی کے درج میں ہے اس لیے ان میں غلامیت قائم ہے۔
- سفر کی حالت میں باری سافط ہو جائیگی اور شوہر جس کے ساتھ چاہے سفر کرے وہ دونوں کا
 حساب نہ ہوگا اور نہ ہیتم ہے کہ وقوع اندازی کرے تاکہ باقی عورتوں کو اطمینان حاصل ہو سکے۔
- امام شوافع کے نزدیک وقوع ڈالنا واجب ہے دلیل: نبی کریمؐ بیویوں کے درمیان وقوع ڈالنے لگے۔
- امام ابو حنیفہ کے نزدیک مستحب ہے اس لیے حضورؐ کا وقوع ڈالنا اطمینان کے لیے تھا۔
- اگر رات ہو جائے کوئی بیوی اپنی باری چھوڑنے دم اپنے سوکنے کے لیے تو جائز ہے۔ اس لیے حضرت
 سعدہ نے اپنی باری حضرت عائشہؓ کو دی تھی۔ پھر عورت کے لیے جائز ہے کہ باری واپس لے لے
 دم: یہ بیوی کی طرف ہے اور سیر دیکر واپس لیا جاسکتا ہے اس لیے باری واپس لے سکتی ہے۔

بعض کی قیمت کو مہر نہیں ہے۔ نکاح میں مہر کا نام ہے ہاں ۱ دونوں صورتوں میں عورت ہے دوسری شکل یہ ہے کہ مہر کا ذکر کیا اور کہا کہ عورت کے مہر نہیں ہے بلکہ یہ نکاح جاری ہے اور مہر لازم ہوگا

حالت

امام مالک نے کہا کہ اگر مہر کی نفی کر دی تو نکاح ہی ہوگا۔
 — کیا ہے مہر دس درہم ہے اور اگر دس درہم سے کم رکھا تو بھی دس درہم ہی ہوگا۔
 — کہنے دس درہم یا اس سے زیادہ مہر معنی کیا تو اس مہر معنی کیا ہوا ہے اگر اس سے کم ہے تو مہر نہیں ہے۔
 اگر بیوی سے صحبت سے پہلے باخلوت سے پہلے طلاق دی تو اس کے لئے معنی کردہ مہر سے آدھا ہوگا۔
 اگر دونوں سے پہلے طلاق دے دی تو پھر اسے بیون علیان کے نزدیک نصف مہر لازم ہونگا۔
 اگر کوئی معنی نہ کیا ہو۔ اور امام زفر کے یہاں متعہ واجب ہوگا۔

مکلف

ابو حنیفہ کے نزدیک خلوت جو وطن کے مانع نہ ہو تو خلوت صحیح ہوگی پورا مہر لازم اور عورت سے شادی مہر معنی نہ کیا اور نہ کہا کہ تمہارا ہے مہر نہیں ہے تو دونوں صورتوں میں اگر صحبت کی باجماع و اتفاق ہو جائے تو مہر مثل ہوگا۔ ابو حنیفہ کے پاس امام شافعی کے یہاں عورت سے کسی کو لازم نہ ہوگا اور دخول کیا ہو اور اتفاق ہو تو اکثر شوافع کے یہاں اور طلاق دی صحبت باخلوت سے پہلے تو متعہ ہوگا متعہ دنیا واجب ہے اور امام مالک کے یہاں متعہ دنیا مستحب ہے اور متعہ زنی کفر ہے نہ کرنا۔ اور زنی سے حلال۔

۲

۳

امام زفر کے نزدیک متعہ مہر مثل کے قائم مقام ہے۔ وہ مہر مثل سے زیادہ نہ ہو اور باجماع دس سے نہ ہو مہر مثل اس وقت لازم ہوتا ہے جب تک طے نہ ہو۔ اگر شادی لکھ دی اور مہر معنی نہ کی بعد میں کسی کی مقدار یا دونوں راضی ہو گئے تو صحبت کرنے اور قبول کرنے کے بعد مہر لازم ہوگا جس کا دونوں راضی ہو گئے ہوں اور صحبت باخلوت سے پہلے طلاق دی تو متعہ ہے اس کے لئے

۴

امام ابو یوسف اور شافعی کے نزدیک بعد میں معنی کے ہونے کا آدھا لازم ہوگا۔
 اگر مہر میں زیادتی کیا عقد کے بعد تو زیادتی لازم ہوگا۔ امام زفر کے نزدیک مہر میں متصل نہ ہوگا یعنی متعہ دنیا۔
 امام ابو یوسف کے یہاں بعد میں زیادہ کیا ہوا مہر عقد کے وقت کی طے ہے اور ابو حنیفہ اور زفر کے یہاں جو مہر کے وقت معنی ہوا ہے اسی کا آدھا ہوگا۔ بعد والا کا آدھا نہ ہوگا۔

امام ابو حنیفہ کے نزدیک خلوت صحیح سے پورا مہر ہوگا اور امام شافعی کے یہاں آدھا مہر ہوگا دلیل وطن سے بعض وصول ہوتا ہے۔ اگر ان سے کوئی بیمار ہو رمضان کے روزہ رکھا ہو یا عذر کا ہو اگر ذکر کرے عید آدمی نے خلوت کی اور طلاق دے دی تو پورا مہر ہوگا ابو حنیفہ کے یہاں صحاحین کے یہاں آدھا مہر ہوگا جو بیمار خلوت کرے تو آدھا مہر ہوگا۔ بیمار سے زیادہ عذر ہے۔

مہر

ان تمام مسائل میں عورت کا عرش ہے۔
 ہر مطلقہ کے لئے مہر مستحب ہے مگر جب کوئی صحبت سے پہلے طلاق دی ہو اور اس کے لئے مہر معنی نہ کیا ہو اس کو متعہ دنیا مستحب نہیں ہے۔

۱۔ ہم متعین ہو وطنی کے بعد طلاق ہو تو فوراً مہر کے ساتھ متعین دنیا مستحب ہے
 ۲۔ ہم متعین ہے وطنی سے پہلے طلاق ہو تو آدھا مہر کے ساتھ متعین دنیا مستحب نہیں ہے
 ۳۔ ہم متعین نہیں ہے وطنی کے بعد طلاق ہو تو مہر مثل کے ساتھ متعین دنیا مستحب ہے
 ۴۔ ہم متعین نہیں ہے وطنی سے پہلے طلاق ہو تو مہر مثل کے ساتھ متعین دنیا مستحب ہے
 امام شافعی کے یہاں ہر مطلقہ کے لئے طلاق واجب ہے لیکن جی کے علاوہ متعین ہو تو رخصت

۱
۲
۳
۴
۵
۶

۱۴۵۲۔ اگر شادی کرائی بیشی کی اسی شرط پر تاکہ وہ شادی کرادے اپنی اپنی تابش کی تاد دونوں
 ایک دو رکعت کا بعد ہو جائے تو دونوں عقد جائز ہیں ایک کے لئے مہر مثل لازم ہو گا۔
 امام شافعی کی نزدیک دونوں عقد باطل ہے دلیل بیعت کو مہر قرار دیا تو اس لئے بیعت انسانی حکم نہیں ہے۔
 ابو حنیفہ کے یہاں نکاح ۲ رکعت ہے ہم متعین نہ ہونے کی وجہ سے مہر مثل لازم ہو گا / عقد ۲ سالہ سے منع فرمایا۔
 آزاد نے شادی کسی عورت سے ایک سال کی خدمت پر یا قرآن کی تعلیم پر تو جائز ہے مہر مثل ہو گا
 امام کے نزدیک عورت کے لئے شوہر کی خدمت کی قیمت ہو گی۔
 اگر غلام نے آزاد عورت سے شادی کر اپنے مولیٰ کی اجازت سے ایک سال کی خدمت پر تو جائز ہے
 عورت کے لئے غلام کی خدمت ہو گی۔

۱
۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰

دو نور صورتوں میں قرآن کی تعلیم اور خدمت ہو گی جو شرط بیعت میں ہے اور بیعت رکھتی ہے وہ مہر بیعت
 مثلا شوہر آزاد یا غلام بڑی کی خدمت پر شادی کرے تو جائز ہے۔ جو چیز اجرت بن سکتی ہو
 اور بیعت میں قیمت بن سکتی ہو وہ مہر بھی بن سکتی ہے اگر نزدیک
 ابو حنیفہ اور حنفیہ کے نزدیک مہر مثل لازم ہو گا خدمت مال دینی یا شراب اور سویرا مہر مانا جائے
 کسی نے ایک ہزار مہر نکاح کیا اور عورت نے قبضہ نہیں کیا اور عورت نے یہ ہزار مہر پر کر دیا تو مہر کو
 بقول سے پہلے طلاق ہو تو کوئی کس کو رجوع نہیں کرے گا۔ عورت کے طلاق ہو تو شوہر کے لئے یہی قول مانا
 اہل بیت عورت نے اللہ سے کوئی چیز پر کیا تو شوہر کو اپنی چیز مانگنے کا حق باقی رہے گا۔
 عورت نے بیعت سویرا قبضہ کیا اور بیعت سویرا کر ایک ہزار مہر کر دیا تو مہر کوئی کس سے
 کچھ واپس نہیں لے گا ابو حنیفہ کے یہاں۔

۱
۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۱۔ عورت نے بیعت سویرا قبضہ کیا تو شوہر اس کا آدھا واپس لے گا اور کوئی کس سے
 عورت آدھے سے کم بیکر کر باقی قبضہ کیا تو ابو حنیفہ کے یہاں عورت سے آدھے مہر مانا واپس کرے گا۔
 مثلا ہزار مہر سے دو سو بیکر کر چلی تو بیعت سویرا عورت سے واپس لے گا۔
 صحابہ کے نزدیک عورت نے بیعت سویرا قبضہ کیا تو اس کا آدھا واپس لے گا۔ مثلا آٹھ سو سے چار سو لے گا

۱
۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۱ اگر انسان در نکاح و عورت قبیض کے باوجود شوهر کو ہمسر کر دے اور اہل سے اہل لای ہو تو وہ
 (م) خلاف میر دینی - دینی سے مراد دنیا ہے - جو متعین کرنا سے متعین نہیں ہوتا - مثلاً میر ایک مرد اور ایک عورت
 عورت نے قبیض کیا پھر وہی شوهر کو ہمسر کر دیا - اس سے کچھ عورتوں کا شوہر والا درجہ نہیں آتا اور نہ ہی شوہر کو آدھا ہونے کا
 ۲ اگر حیوان در نکاح کیا یا ذمہ دار اب عورت اس پر قبیض کرے یا نہ کرے شوہر کو واپس کرنے پر عورت کو کوئی عیب
 ۳ اگر شادی کا وہ طہم ہو یا اس شرط پر کہ شہر سے باہر نہ نکالے گا یا کسی شادی نہ کرے گا تو متعین
 کردہ نہیں ملے گا - لیکن شرط جو دینی نہیں کی تو میر معذور ہو گا اب میر مثل لازم ہو گا -

۴ اور در نکاح کیا ایک ہزار درم عورت کو شوہر سے نکال دے اور دو ہزار درم شوہر سے نکالے گا تو اگر شوہر
 میں رکھا تو ایک ہزار ہو گا اور شوہر سے نکال دے تو میر مثل ہو گا امام ابو حنیفہ کے یہاں جو دو ہزار سے زیادہ نہ ہو اور
 دو ہزار و عشرہ کے ہم خلاف کیا تو میر مثل لازم ہو گا - ایک ہزار و عورت کے مطابق تھا -

صاحبین
 ۱ صاحبین کے نزدیک دونوں شرط جائز ہے - اول - حدیث نکاح کی شرط جو دی کی گئی - گوشتی یا باہر نہ ہو
 ۲ امام زفری کے یہاں دونوں شرطی فاسد ہے اور میر مثل لازم ہو گا - جو نہ ۲ سے زیادہ ہو ورنہ ایک سے کم

۳ کہتے دو علاقوں در نکاح کیا تو وہاں میر میں جہالت ہے جہالت کی صورت میں میر مثل لازم ہو گا
 میر مثل کے دو شعبہ ہیں اعلیٰ یا ادنی غلام لازم ہو گا زیادہ ہو تو اعلیٰ کم ہو تو ادنی غلام ہو گا اور
 اگر میر مثل دونوں علاقوں کے درمیان ہو تو میر مثل لازم ہو گا تاکہ شوہر بیوی سے کسی کی رعایت نہ ہو -

صاحبین
 ۱ صاحبین کے نزدیک بیویوں صورتوں میں ادنی درجہ کا غلام ہو گا - وجہ یہاں میر متعین نہ ہو
 وہاں میر مثل لازم ہو اور یہاں ادنی غلام بقینی ہے اس لیے ادنی غلام لازم ہو گا میر مثل لازم نہیں ہو گا -

۲ اور اگر عورت کے دونوں سے پہلے طلاق ہو گئی تو سب کے نزدیک جو ادنی غلام ہے اس کے آدھے قیمت
 لازم ہو گی - ابو حنیفہ کے یہاں عتق لازم ہو نا چاہیے لیکن آدھی قیمت متعین کا قرب ہوتی ہے -

۳ ابو حنیفہ کے نزدیک میر مثل اصل ہے - ہم کا صحیح تعین ہو تب ہی میر مثل سے تعین کی طرف جانا جائے گا
 صاحبین کے نزدیک میر تعین اصل ہے - کسی درجہ میں تعین ہو تو اس پر دیا جائے گا -

۴ اگر نکاح کیا بغیر وصف چنانچہ ہوئے جانور درم تو تعین صحیح ہے عورت کے درجہ کا وسط ہو گا
 اور شوہر کو اختیار ہو گا چاہے تو وسط دے یا اس کی قیمت دے دیں - جانور کی جنس بیان کی ہو وصف
 اور اگر جنس متعین نہ ہو یعنی مطاف ہو کہ میر میں جانور ہے یہ نہ کہا ہو کہ کونسا جانور شب

میر مثل لازم ہو گا -

۱ امام شافعی کے نزدیک دونوں صورتوں میں میر مثل لازم ہو گا - وہ میر بضع کی قیمت ہے لہذا جن
 طرح بضع کی قیمت متعین تب صحیح ہوتی ہے اس طرح میر میں حیوان متعین ہو تب میر میں ملے گا -

۲ اگر شادی کی اسے کیڑے پر جس کی صفت بیان نہ کی گئی ہو تو عورت کے لیے میر مثل ہو گا -
 مطلب کے عرفہ کو ب کا لفظ جو مراد اس سے اور نوع کا اضافہ نہ کیا - جہالت کا ملکی وجہ سے

۳ اگر کیڑے کی صفت میں بیان نہ کیا گیا یا اس میں شب بھی شوہر اوسط کیڑے یا اوسط قیمت دے دیں
 ظاہری دواہی کی وجہ سے کچرا ذوات الامثال میں ہے - کچرا ذوات القیم ہے -

○ اگر کہیں باورنی چھوڑ کر مہر ہی منہیں کیا اور جنس منہیں کی صفت منہیں نہ کی تو شوہر کو قیمت باوجود سنے کا اعتبار ہوگا اور جسٹس اور صفت دونوں منہیں کی تو قیمت دینے کا اعتبار نہ ہوگا۔

○ مسلمان نے شراب اور عورت کا 2 کی تو نکاح جائز ہے لیکن مہر مثل لازم ہوگا۔
اسیے شراب کے قبول کرنے کی شرط فاسد ہے۔ اور شرط فاسد سے نکاح 2 فاسد نہیں ہوتا۔

2 اگر عورت سے سرکہ کے اسے عینک 2 نکاح کیا حلال نہ وہ شراب لکھی تو مہر مثل ہو ابو حنیفہ کے نزدیک۔
صاحبین کے نزدیک عینک کے مہر اس سرکہ لازم ہوگا۔ نام کا اعتبار نہ جائے گا۔ ارشاد کا اعتبار نہ ہوگا۔

2 اگر غلام 2 نکاح کیا صفت میں آزاد تھا تو امام ابو حنیفہ اور قس کے نزدیک مہر مثل لازم ہوگا۔
یوسف جو سف کے نزدیک قیمت لازم ہوگا۔ ابو حنیفہ کے یہاں اسے مہر مثل ہوگا اور آزاد ہے۔
یوسف کے یہاں مہر میں شوہر اور غلام ہے۔

○ اگر شادی کی ان دو غلاموں میں ان سے ایک آزاد نکلا تو عورت کے لئے باقی غلام ہے۔
اگر قیمت دہ درم کے برابر ہو امام ابو حنیفہ کے نزدیک۔ اسے کو مہر یعنی کیا ہو جائے (مہر مثل سے دہ درم ہے)

یوسف کے نزدیک عورت کے لئے غلام ہوگا اور آزادی قیمت ہوگی مہر عورت کو دونوں کا لالچ دیا ہے۔
امام نے کہ یہاں عورت کے لئے جو وہ غلام ہے مہر مثل کے پورا کرنے تک۔ اس میں مہر مثل اصل قرار

دیا جائے گا غلام دینے کے بعد باقی رقم دلوائے جائے تاکہ مہر مثل پورا ہو جائے۔ ابو حنیفہ کی ایک روایت یہ ہے
نکاح 2 فاسد سے قبول سے پہلے فاسد نے عیال جو کی کہ درمیان لڑائی تو عورت کے 2، مہر اپنی

ہے اور اگر نکاح صحیح ہوتا تو آدھا مہر دواتا۔ غلام کے بعد بھی مہر لازم نہیں ہوگا۔
نکاح 2 فاسد نہ ہوگا۔

1 عورت عورت گزار رہے ہو اسی درمیان نکاح 2 کرنا نکاح 2 فاسد کی شکل ہے۔
2 بغیر گواہ کے نکاح 2 کرنا نکاح 2 فاسد ہے۔

3 پہنچ کو طلاق دیا تھا وہ عورت گزار رہا تھی اسی کی عورت سے ایک شوہر نکاح 2 فاسد ہے۔
4 حارہ جو یہاں لکھی چوٹی کو طلاق وہ عورت گزار رہا تھی کہ باچھو سے نکاح 2 چوٹی کی عورت

میں باچھو سے نکاح 2 کرنا نکاح 2 فاسد ہے۔
5 آزاد عورت نکاح 2 میں لکھی اس کا باندی کا نکاح 2 کی نکاح 2 فاسد ہے۔

نکاح 2 صحیح اور نکاح 2 فاسد میں فرق۔
نکاح 2 فاسد کا حکم

وطی سے پہلے تفریق ہو تو آدھا مہر لازم ہوگا
خلوت صحیح و طہی 2 درج میں ہے
دفعول سے مہر میں با مہر مثل لازم ہوگا
نکاح 2 کے وقت سے نسب ثابت ہوگا
وطی سے پہلے تفریق ہو تو کوئی لازم نہ ہوگا
خلوت صحیح و طہی 2 درج میں نہیں ہے
دفعول سے دونوں میں سے جو کم ہوگا وہ لازم ہوگا
دفعول کے وقت سے نسب ثابت ہوگا